بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قدس اللہ سرہ العزیز کے شہرۂ آفاق سلام
''مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' پر
سیّد حامد یزدانی کی تضمین ''بہارِ قبول'' کے بارے میں چند ابتدائی تاثرات

تحریر: صدیق عثمان نور محمد

اللہ سبحانہ وتعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر خوب درود اور خوب سلام بھیجو (اردو ترجمہ: امام احمد رضا خانؒ)۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اہلِ ایمان کو دو باتوں کا حکم فرماتا ہے: ایک تو اپنے پیارے نبی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر صلوٰۃ پڑھنے کا اور دوسرے ان پر سلام بھیجنے کا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّم عَلَیہ

حضور نبیِ کریم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر بہ کثرت بھیجا جانے والا درود، درودِ ابراہیمی ہے جو ہر نماز کا جزوِ لازم ہے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے زمانے سے لے کر اب تک دنیا بھر کی زبانوں میں، نظم و نثر میں درود وسلام کی بے شمار کتابیں منصۂ شہود پر آ چکی ہیں۔ اس حوالے سے ضخیم ترین کتاب ''تنبیہ الانام'' ہے۔ شاعرانہ نثر کی حامل یہ عربی مثنوی تیونس کے شیخ عبدالجلیلؒ بن عظوم قیروانی کی تصنیفِ لطیف ہے۔

صَلُّو عَلَی النَّبِی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّم عَلَیہ

عربی زبان میں معروف ترین سلام حضرت امام البرزنجیؒ کا ہے جبکہ ترک زبان میں سلیمان چیلبی افندیؒ کا اور اردو میں یہ اعزاز امام احمد رضا خانؒ (۱۳۴۰۔۱۲۷۲ھ بمطابق ۱۹۲۱۔۱۸۵۶ء) کے سلام کو حاصل ہے جو ۱۷۱ اشاعر پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ۴۵ اشعار 'درود' اور 'سلام' دونوں سے مزین ہیں۔ یہ سلام ان کے نعتیہ دیوان 'حدائق بخشش' میں شامل ہے جو فروغِ دین کے حوالے سے ان کے متعدد کارہائے نمایاں میں سے ایک ہے۔

سیّدنا ونبیّنا وحبیبنا ومولانا محمد مصطفی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اعلیٰ حضرت کا یہ سلام ان کے محبین ہمیشہ کھڑے ہو کر پیش کرتے ہیں۔ سب حلقہ بنا کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور مل کر سلام کا کچھ یوں آغاز کرتے ہیں:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

یہ سلام برجستگی اور سلاست کا ایسا شاہکار ہے کہ لگتا ہے جیسے الہام ہوا ہو۔ یہ ایک عظیم امامِ وقت میں موجود ایک عالم اور مرشدِ کامل کی خصوصیات کا آئینہ دار ہے۔ اردو زبان میں مسلم دینی شاعری کا کوئی سا بھی مجموعہ اُٹھا کر دیکھ لیں اس سلام کے کچھ اشعار ضرور اس کی زینت ہوں گے۔

یہ مقبول سلام محبین مسجدِ نبوی میں روضۂ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر بھی پیش کرتے ہیں۔ اس سلام کا ایک ایک شعر حبِّ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خوشبو سے معطر و معنبر ہے۔ اس سلام کی گونج اجمیر سے لے کر لندن تک، لاہور سے لے کر ٹورانٹو تک اور ممباسہ سے لے کر شکاگو تک غرض دنیا بھر میں سنائی دیتی ہے۔

یہ سلام ہمارے محترم و محبوب پیغمبر حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اعلیٰ حضرتؒ کی والہانہ محبت کا عکاس ہے۔ یوں تو یہ سلام ایک مکمل اور مربوط اکائی کی حیثیت رکھتا ہے تاہم تفہیم کی غرض سے اسے پانچ حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

۱۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی عمومی صفات (اشعار: ۱ تا ۳۳)

۲۔حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جسمانی اوصاف (اشعار: ۳۴ تا ۸۱)

۳۔حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حیاتِ طیبہ اور ان کے عہد کی خصوصیات (اشعار: ۸۲ تا ۱۰۹)

۴۔اہلِ بیتِ اطہارؓ اور صحابۂ کرامؓ کی صفات (اشعار: ۱۱۰ تا ۱۴۹)

۵۔اولیاء اللہ اور صالحینؒ کی صفات (اشعار: ۱۵۰ تا ۱۷۱)

امام احمد رضا خانؒ نے، جو 'اعلیٰ حضرت' کے لقب سے جانے اور پہچانے جاتے ہیں، اس سلام کے ذریعے واقعتاً ہمارے دل جیت لئے ہیں۔ اور اب ٹورانٹو میں مقیم پاکستانی شاعر سیّد حامدؔ یزدانی نے ۱۷۱ اشعار پر مشتمل اس سلام کی مکمل تضمین رقم کر کے ہمارے دل موہ لینے والا کام کیا ہے۔ تضمین، شعر میں مصرعوں کے اضافے کو کہتے ہیں؛ اگر شعر کے دو مصرعوں پر تین مزید ہم قافیہ مصرعوں کا اضافہ کر دیا جائے تو اسے عربی زبان وادب میں تخمیس کہا جاتا ہے۔ تاہم اردو میں اس کے لئے بھی 'تضمین' کا لفظ ہی مروّج ہے۔ مثال کے طور پر سلام کے پہلے شعر کی تضمین ملاحظہ کیجئے:

شانِ ختمِ رسالت پہ لاکھوں سلام
رَب کے احسانِ نعمت پہ لاکھوں سلام
پیارے آقا کی عظمت پہ لاکھوں سلام
"مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام"

آپ نے دیکھا کہ ہر مصرع کے آخر میں "پہ لاکھوں سلام" کے الفاظ دوہرائے گئے ہیں، یہ الفاظ اردو شاعری میں 'ردیف' کہلاتے ہیں۔ شعر کے پہلے مصرع میں ردیف سے پہلے اعلیٰ حضرتؒ نے جو لفظ استعمال کیا ہے وہ ہے 'رحمت'۔ سیّد صاحب نے لفظ 'رحمت' کے لئے اپنے اضافی تین مصرعوں میں جن ہم صوت الفاظ کا انتخاب کیا ہے وہ ہیں: 'رسالت'، 'نعمت' اور 'عظمت'۔ یہ الفاظ اردو شاعری میں قوافی

(واحد: قافیہ) کہلاتے ہیں۔

اعلیٰ حضرتؒ کا سلام 'تائیہ' ہے کہ اسکے تمام کے تمام ۱۷۱ اشعار کے آخر میں وہ الفاظ آتے ہیں جو حرف 'ت' کے ہم صوت ہیں جیسے ہدایت، رسالت، شفاعت اور جنت وغیرہ۔ یہ قوافی بھی، اپنے طور پر، ہمیں اسلام کی بنیادی تعلیمات سے آگاہی بخشتے ہیں۔

اس سلام کا پہلا شعر 'سلام' کا شعر ہے جبکہ دوسرا شعر 'درود و سلام' دونوں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ سلام میں ۴۵ ایسے اشعار ملتے ہیں جن میں 'درود' بھی ہے اور 'سلام' بھی۔ اس لئے یہ سلام 'درود و سلام' یا 'صلوٰۃ و سلام' بھی کہلاتا ہے۔

اس سلام کی متعدد شرحیں تحریر کی جا چکی ہیں تاہم یہ سب اس محبت کی گہرائی کو الفاظ میں بیان کرنے کے سے قاصر رہیں جو اعلیٰ حضرتؒ، حضور رسولِ رب العالمین، رحمۃ اللعالمین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے رکھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت جو کہنا چاہتے ہیں اس کا کلّی فہم ہر کسی کے بس کی بات بھی تو نہیں۔

سلام پڑھتے ہوئے ہم پر اعلیٰ حضرتؒ کی شخصیت اور مقام و مرتبہ کے کئی پہلو اُجاگر ہوتے ہیں: اعلیٰ حضرت احمد رضا خانؒ کا علم شریعت پر استوار ہے، وہ صاحبِ طریقت بھی ہیں اور حقیقی معرفت سے متصّف بھی۔ اللہ کرے کہ مسلمان ان کا سلام اسی طرح ذوق و شوق سے پڑھتے رہیں اور ثواب و مغفرت کے حق دار بنتے رہیں۔ آمین

امام ترمذیؒ کی تصنیف ''شمائلِ محمدیہ'' ہمیں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے متعدد اوصافِ حمیدہ کا پتہ دیتی ہے جیسے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رؤف و رحیم ہونا، صاحبِ جود و سخا ہونا، حکیم و دانا ہونا، صادق و امین ہونا، عظیم و معتبر ہونا، شریف و نجیب ہونا، منصف و عادل ہونا، منکسر المزاج اور پرہیز گار ہونا، فصیح و بلیغ ہونا، شجیع و بہادر ہونا، انسانیت کا نجات دہندہ ہونا؛ المختصر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا 'انسانِ کامل' ہونا بہ قولِ شیخ عبد الکریم الجیلیؒ۔

اعلیٰ حضرتؒ نے لگ بھگ ان تمام اوصاف کو شعروں کا روپ دیا ہے اور اعلیٰ حضرتؒ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے سیّد حامدؔ یزدانی بھی اپنی تضمین میں حضور پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اوصافِ حسین کا ذکرِ خیر کرتے ہیں، جیسے ۷۷ ویں شعر کی اس تضمین میں:

رنج و آلام کو خوش دلی سے سہا

زخمِ طائف پہ بھی لب پہ شکرِ خدا

اس قدر ہیں مثالی وہ صبر و رضا

''کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا

اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام''

اعلیٰ حضرتؒ کا سلام اس لحاظ سے انتہائی منفرد قرار پاتا ہے کہ انہوں نے اس منظوم خراجِ تحسین میں جہاں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ابن عبداللہ، نورٌ من نور اللہ کے معجزانہ قوت و اختیارات کی توصیف و ثنا کی ہے وہاں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ایک ایک جسمانی وصف پر سلام بھی بھیجا ہے۔ مثال کے طور پر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جبینِ سعادت پر، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے عذاروں کی طلعت پر، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سرِ تاجِ رفعت پر، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گیسوئے مشک سا پر، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نگاہِ عنایت پر، دور و نزدیک کے سننے والے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کانوں پر، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی چمک والی رنگت پر، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے معطر پسینے پر، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ریشِ خوش معتدل پر، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گلاب جیسے ہونٹوں پر، کُن کی کُنجی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زبانِ مبارک پر، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پُرشوکت شانوں کی وجاہت پر، مہرِ نبوّت پر، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے غنی ہاتھوں پر، قوت والے بازوؤں پر، کرامت والی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی انگلیوں پر اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نرمی خوئے لینت پر۔

حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی انگلیوں کی معجزانہ قوت کا ذکر اس حدیثِ پاک میں ہے: حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ

روایت کرتے ہیں: ''میں حضور (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے ہمراہ تھا اور اسی دوران نمازِ عصر کا وقت ہو گیا۔ ہمارے پاس جو تھوڑا سا پانی تھا وہ ایک برتن میں ڈال کر آقا (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈال دیا۔ پھر ہاتھ باہر نکالا، اپنی انگلیاں کھول دیں اور فرمایا: 'جلدی سے آجائیں وہ سب جو وضو کرنا چاہتے ہیں'۔ میں نے دیکھا کہ انگلیوں سے پانی کے چشمے اُبل رہے ہیں۔ چنانچہ اصحابؓ نے اس پانی سے وضو بھی کیا اور اپنی پیاس بھی بجھائی۔ میں نے جی بھر کے پانی پیا کیونکہ میں جانتا تھا کہ یہ برکت ہے''۔ ایک اور راوی کہتے ہیں: ''میں نے جابرؓ سے دریافت کیا: ''آپ کتنے افراد تھے؟'' تو انہوں نے جواب دیا: ''ہماری تعداد ایک ہزار چار سو تھی''۔ (البخاری)۔

اعلیٰ حضرتؒ اس واقعہ کو یوں نظم کرتے ہیں:

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

اور صاحبِ تضمین سیّد حامدؔ اس شعر کے ساتھ ایک دعا کا اضافہ کر دیتے ہیں:

پھر رُتیں ایسی آجائیں دریا بہیں
بدلیاں پھر وہ گھِر آئیں دریا بہیں
خیر ہی خیر برسائیں دریا بہیں
''نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام''

اِس تضمین کی ایک نمایاں خوبی یہ ہے کہ سیّد حامدؔ یزدانی نے عربی اور اردو میں مروّجہ متعدد اسماء و صفاتِ نبی (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کو بھی اس تضمین کی زینت بنایا ہے۔ حضور (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے ۱۲۰۱ اسمائے مبارکہ جو مسجدِ نبوی کی سامنے والی دیوار کے اندرونی حصہ میں خوبصورت خط میں نقش ہیں، خوب جانے پہچانے ہیں۔ یہ

اسمائے نبوی یا تو قرآنِ پاک میں مذکور ہیں یا حدیثِ مبارکہ میں یا پھر دونوں میں۔ زیرِ نظر نعتیہ تضمین میں ہمیں ۵۰ سے زیادہ اسماء النبی ملتے ہیں جنہیں متن میں جلی خط میں درج کیا گیا ہے۔ ان اسمائے مبارکہ میں سے درجِ ذیل کا حوالہ ہمیں قرآنِ مجید میں ملتا ہے (حوالہ کے لیے ہر نام کے ساتھ محض ایک آیت کا نمبر درج کرنے پر اکتفا جا رہا ہے):

صاحب الدرجۃ الرفیعہ (اونچی شان والے): (۲:۲۵۳)

محمد (سب سے زیادہ تعریف کیا گیا): (۳۳:۴۰)

مکرم (صاحبِ تکریم وتوقیر): (۶۹:۴۰)

رحمت (رحمت): (۲۱:۱۰۷)

نور (مقدس روشنی): (۵:۱۵)

مبین (واضح، صاف): (۳۸:۷۰)

محمود (تعریف کیا گیا): (۱۷:۷۹)

احمد (سب سے زیادہ تعریف کیا گیا): (۶۱:۶)

مفضل (اللہ کا پسندیدہ): (۴:۱۱۳)

ھادی (راہنما): (۴۲:۵۲)

نبی (غیب کی خبریں دینے والا): (۳۳:۵۶)

مصطفیٰ (اللہ کا منتخب): (۲۲:۷۵)

طاہر (پاک): (۷۴:۴)

مطہّر (جسے اللہ نے پاک کیا ہو): (۷۴:۴)

اُذنُ خیر (خیر کا سننے والا): (۹:۶۱)

سراج (نبوت کا سورج): (۳۳:۴۶)

صدق (سچائی، اخلاص): (۳۹:۳۳)

مبشّر (بشارت دینے والا): (۳۳:۴۵)

نذیر (تنبیہ کرنے والا): (۲۵:۱)

بشیر (خوش خبری دینے والا): (۲:۱۱)

شفیع (شفاعت کرنے والا): (۲۰:۱۰۹)

مجتبٰی: (منتخب): (۳:۱۷۹)

رسول الملاحم (ظالم کفار سے لڑائی کرنے والا): (۳:۱۲۱)

رسول (اللہ کا پیامبر): (۴۸:۲۹)

حق (سچ، سچا، سچائی): (۳:۸۶)

جہاں تک رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی حیاتِ طیبہ کا تعلق ہے اعلٰی حضرتؒ اس کے مختلف پہلوؤں پر بات کرتے ہیں جیسے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ولادت شریف، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رضاعت، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا بچپن، غارِ حرا میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ریاضت، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا فروغِ اسلام کا عزم، اللہ سبحانہ وتعالٰی کی عبادت، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی دعائیں، معراج شریف، کفّار کے خلاف غزوات میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی فتح، ظلم کا خاتمہ اور عدلِ اسلامی کا قیام، انسانیت کی آزادی اور یہ کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سب سے بڑے شفیع ہیں۔ تو آیئے اب ذرا غزوۂ بدر سے متعلق شعر اور اس کی تضمین سے اپنے دل گرماتے ہیں:

آقا شانِ شجاعت میں ہیں بے مثال

ٹھہرے ان کے مقابل یہ کس کی مجال

نورِ حکمت کھلا، ٹوٹا ظلمت کا جال

''گردِمہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال

بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام''

یہاں وہ شعر اور اس کی تضمین کا حوالہ بھی برمحل معلوم ہوتا ہے جس میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اصحاب و عترت کی شان بیان کی گئی ہے:

غیثِ لطفِ سراسر، کروڑوں درود

شافعِ روزِ محشر کروڑوں درود

رہبروں کے اے رہبر کروڑوں درود

''ان کے مولا کے ان پر کروڑوں درود

ان کے اصحاب وعترت پہ لاکھوں سلام''

صوفیائے عظام پر اعلیٰ حضرتؒ کا شعر اور اس پر سیّد صاحب کی تضمین بھی بہت مسرور کُن ہے:

جن کے چہروں کی رونق ہے ایماں کا نور

پاک سینوں میں حُبِ نبی کا وفور

جن کو حاصل ہے واللہ دائم حضور

''باقیٔ ساقیانِ شرابِ طہور

زینِ اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام''

آخری شعر میں اعلیٰ حضرت ہمیں فرشتوں کے جِلو میں روضۂ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دکھائی دیتے ہیں اور سیّد صاحب کی دعا مستقل طور پر ان کے ساتھ شامل ہو جاتی ہے:

رنج دوری کا کب تک سہیں ہاں رضاؔ

چشمِ حامدؔ سے آنسو بہیں ہاں رضاؔ
عمر بھر کاش طیبہ رہیں ہاں رضاؔ
''مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام''

سیّد صاحب نے بجا طور پر تضمین کو ''بہارِ قبول'' کا نام دیا ہے۔ یہ نام انہوں نے سلام کے ۶۲ ویں شعر سے اخذ کیا ہے:

وہ دعا جس کا جوبن بہارِ قبول
اس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الرَّسُول

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیہ

جہاں تک شعری محاسن کا تعلق ہے اعلیٰ حضرتؒ کا سلام تشبیہات و استعارات، تجنیس و ترصیع، حسنِ تعلیل، تجسیم کاری، جدتِ تخیّل، مضمون آفرینی، برجستگی، کثیر القوافی اور کئی دیگر خوبیوں سے مزیّن ہے۔ مثال کے طور پر ۱۷ ویں شعر میں انہوں نے ایک سے زیادہ قافیے استعمال کیے ہیں:

ماہِ لاہوتِ خلوت پہ لاکھوں درود
شاہِ ناسوتِ جلوت پہ لاکھوں سلام

اس شعر میں ''ماہ'' کا قافیہ ہے ''شاہ'' اور ''لاہوت'' کا ''ناسوت'' جبکہ ''خلوت'' کا ''جلوت''۔ ان الفاظ کا مفہوم تصوف میں دلچسپی رکھنے والوں پر عیاں ہے۔ سیّد صاحب کی تضمین بھی فنی محاسن سے مالا مال ہے۔ یہ امر مسحور کُن بھی ہے اور مسرور کُن بھی۔

اعلیٰ حضرتؒ کے سلام میں ہمیں جا بہ جا مظاہرِ حسن کا تذکرہ ملتا ہے جیسے زمین و آسماں، سورج اور اس کی

کرنیں، ماہتاب اور ہلال، نور کے چشمے، چاندنی، ستارے، کہکشاں، کائنات، بارش کی بوندیں، پانی، پرندے، پودے، گلستان اور سیب، غنچے اور پھول، گلاب اور پتیاں، دودھ اور شہد وغیرہم۔

اعلیٰ حضرتؒ کے ایک محب کی حیثیت سے سیّد حامدؔ یزدانی نے بھی اسی طرح کے مواد کو اپنی تضمین میں برتا ہے۔ایسے لگتا ہے جیسے سیّد صاحب کے مرشد کامل حضرت میاں محمد صاحب حنفی سیفی ماتریدی نقشبندی (دامت برکاۃ) نے اعلیٰ حضرتؒ کو مولانا جلال الدین رومیؒ کے گلستان میں تشریف فرما دیکھ لیا تھا اور وہاں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی صلوٰۃ و ثنا چہچہاتے پرندے انہیں اتنے بھلے لگے کہ میاںؔ صاحب نے اپنے مرید صادق کو وہیں اعلیٰ حضرتؒ کے قدموں میں بٹھانے کا فیصلہ کرلیا۔

سیّد صاحب کو اعلیٰ حضرتؒ سے محبت ہے اور اعلیٰ حضرتؒ، حبیب اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے والہانہ محبت کرتے ہیں۔اب سیّد صاحب نے ایک محب کے طور پر اعلیٰ حضرتؒ کے قدموں میں اپنی جگہ بنالی ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ تضمین قلمبند کر کے سیّد صاحب واقعتا مسلم شعراء کی صف میں شامل ہو گئے ہیں۔مبارک بادصد مبارک باد۔

سیّد صاحب سے پہلے پاکستان ہی کے سیّد اختر الحامدی صاحب نے اعلیٰ حضرتؒ کے سلام کی مکمل تضمین تحریر کی تھی جسے ازحد ستائش حاصل ہوئی تھی، ماشاءاللہ۔

یاد رہے کہ تضمینِ سلام سے قبل سیّد حامدؔ صاحب 'اطاعت' کے نام سے ایک نعتیہ مجوعہ بھی پیش کر چکے ہیں۔انہیں سلام بہ حضور شہدائے کربلاؓ اور سلام بہ حضور امام حسین ؓ تخلیق کرنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی اور خلفائے راشدینؓ کی مناقب قلمبند کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔اس کے علاوہ انہوں نے جن نامور اولیاء و صالحین کرامؒ کی شان میں منقبتیں تحریر کی ہیں ان میں حضرت غوث الاعظم محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ، حضرت خواجہ غریب نواز مولانا معین الدین چشتی

اجمیریؒ، حضرت مولانا امام عبداللہ بن علوی الحدادؒ، حضرت مجددالفِ ثانی شیخ احمد سرہندیؒ، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاںؒ، حضرت سیف الرحمن پیرِ ارچی خراسانیؒ، سیّد صاحب کے مرشدِ کریم حضرت میاں محمد حنفی سیفی نقشبندی اور الحبیب احمد مشہور بن طٰہٰ الحدادؒ کے نامِ نامی شامل ہیں۔

سیّد حامدؔ صاحب کو یہ تضمین مکمل کرنے کا شرف رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ میں حاصل ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ انہیں طویل اور صحت مند زندگی عطا کرے تاکہ وہ مسلمانوں کو اپنے فن سے متمتع کرتے رہیں (آمین)۔ اب ان کی ذمہ داریوں میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ اللہ کریم انہیں ان ذمہ داریوں سے بہ خوبی عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کی تمام نیک کاوشوں کو شرفِ قبولیت بخشے (آمین)۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی والدہ محترمہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، انہیں اور ان کے اہلِ خانہ کو دوجہاں کی بھلائیاں نصیب کرے (آمین)۔ اللہ تعالیٰ ان کے والدِ گرامی جنت مکانی حضرت سیّد عبدالرشید یزدانی جالندھری کے درجات بلند فرمائے (آمین یارب العالمین)۔ یاد رہے کہ سیّد یزدانی جالندھری صاحب نے نعتیہ مجموعہ ''توصیفِ خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' بھی تصنیف کیا اور ایک طویل نعتیہ مثنوی ''صبحِ سعادت'' بھی لکھی۔ اور انہی کی دل نشیں تربیت نے سیّد حامدؔ صاحب کو شاعری کے اسرار و رموز سے آگاہی بخشی۔ ہم دعاگو ہیں کہ سلام کی طرح یہ تضمین بھی دنیا بھر میں پڑھی جائے اور خاص کر روضۂ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر۔ اللہ کرے کہ میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے موقع پر بھی یہ تضمین ہمیں زیادہ سے زیادہ سننے کی سعادت حاصل ہو (آمین)۔

صَلُّوا عَلَی الحَبِیبِ الاَعظَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارِک عَلَیه

ٹورنٹو

۲۵۔صفر ۱۴۳۲ھ بمطابق ۲۹ جنوری ۲۰۱۱

(انگریزی سے ترجمہ)